

(۱۷۹)

ضداور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کر دیتی ہے۔

(۱۸۰)

لاج ہمیشہ کی غلامی ہے۔

(۱۸۱)

کوتاہی کا نتیجہ شرمندگی اور احتیاط و دور اندیشی کا نتیجہ سلامتی ہے۔

(۱۸۲)

حکیمانہ بات سے خاموشی اختیار کرنے میں کوئی بھلائی نہیں، جس طرح جہالت کی بات میں کوئی اچھائی نہیں۔

(۱۸۳)

جب دو مختلف دعوتیں ہوں گی تو ان میں سے ایک ضرور گمراہی کی دعوت ہوگی۔

(۱۸۴)

جب سے مجھے حق دکھایا گیا ہے میں نے اس میں کبھی شک نہیں کیا۔

(۱۸۵)

نہ میں نے جھوٹ کہا ہے، نہ مجھے جھوٹی خبر دی گئی ہے، نہ میں خود گمراہ ہوا، نہ مجھے گمراہ کیا گیا۔

(۱۸۶)

ظلم میں پہل کرنے والا کل (ندامت سے) اپنا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹتا ہوگا۔

(۱۸۷)

چل چلاؤ قریب ہے۔

(۱۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الذَّجَاجَةُ تَسُلُّ الرِّأْيَ.

(۱۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الطَّمْعُ رِقٌّ مُؤَبَّدٌ.

(۱۸۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ثَمَرَةُ التَّفَرُّيْطِ النَّدَامَةُ، وَثَمَرَةُ الْحُزْمِ السَّلَامَةُ.

(۱۸۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا خَيْرَ فِي الصَّمْتِ عَنِ الْحُكْمِ، كَمَا أَنَّه لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ.

(۱۸۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا اخْتَلَفَتْ دَعْوَتَانِ إِلَّا كَانَتْ إِحْدَاهُمَا ضَلَالَةً.

(۱۸۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا شَكَّكَتْ فِي الْحَقِّ مُذْ أُرِيْنَتْهُ.

(۱۸۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ، وَلَا ضَلَلْتُ وَلَا ضَلَّ بِي.

(۱۸۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلظَّالِمِ الْبَادِي غَدًا بِكَفِّهِ عَصَّةٌ.

(۱۸۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الرَّحِيلُ وَشَيْكٌ.

(۱۸۸)

جو حق سے منہ موڑتا ہے، تباہ ہو جاتا ہے۔

(۱۸۹)

جسے صبر رہائی نہیں دلاتا اسے بیتابی و بے قراری ہلاک کر دیتی ہے۔

(۱۹۰)

العجب! کیا خلافت کا معیار بس صحابیت اور قرابت ہی ہے؟!

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: اس مضمون کے اشعار بھی حضرتؑ سے مروی ہیں جو یہ ہیں:

اگر تم شوریٰ کے ذریعہ لوگوں کے سیاہ و سفید کے مالک ہو گئے ہو تو یہ کیسے؟ جبکہ مشورہ دینے کے حقدار افراد غیر حاضر تھے۔ اور اگر قرابت کی وجہ سے تم اپنے حریف پر غالب آئے ہو تو پھر تمہارے علاوہ دوسرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ حقدار اور ان سے زیادہ قریبی ہے۔

(۱۹۱)

دنیا میں انسان موت کی تیر اندازی کا ہدف اور مصیبت و ابتلا کی غارت گری کی جولانگاہ ہے، جہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو اور ہر لقمہ میں گلو گیر پھندا ہے، اور جہاں بندہ ایک نعمت اس وقت تک نہیں پاتا جب تک دوسری نعمت جدا نہ ہو جائے، اور اس کی عمر کا ایک دن آتا نہیں جب تک کہ ایک دن اس کی عمر سے کم نہ ہو جائے۔

ہم موت کے مددگار ہیں اور ہماری جانیں ہلاکت کی زد پر ہیں۔ تو اس صورت میں ہم کہاں سے بقا کی امید کر سکتے ہیں؟ جبکہ شب و روز کسی عمارت کو بلند نہیں کرتے، مگر یہ کہ حملہ آور ہو کر جو بنایا ہے اسے گراتے اور جو یکجا کیا ہے اسے بکھیرتے

(۱۸۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ أَبْدَى صَفْحَتَهُ لِنَحْوِي هَلَكَ.

(۱۸۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ لَمْ يُنْجِهِ الصَّبْرُ أَهْلَكَ الْجُرْعُ.

(۱۹۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَاعْجَابُهُ! أَتَكُونُ الْخِلَافَةَ بِالصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ؟

قَالَ الرَّضِيُّ: وَرُوي لَهُ شِعْرٌ فِي هَذَا الْمَعْنَى، وَهُوَ:

فَإِنْ كُنْتَ بِالشُّورَى مَكَتَ أُمُورَهُمْ

فَكَيْفَ بِهَذَا وَالمُشِيرُونَ غَيْبٌ؟

وَإِنْ كُنْتَ بِالنُّقْرُبَى حَبَجْتَ خَصِيْبَهُمْ

فَعَيْدُكَ أَوْلَى بِالنَّبِيِّ وَ أَقْرَبُ

(۱۹۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّمَا الْمَوْتُ فِي الدُّنْيَا غَرَضٌ تَنْتَضِلُ

فِيهِ الْمَنَائِي، وَ نَهْبٌ تُبَادِرُهُ الْمَصَائِبُ،

وَمَعَ كُلِّ جُرْعَةٍ شَرَقٌ، وَ فِي كُلِّ أَكْلَةٍ غَصَصٌ،

وَ لَا يَنَالُ الْعَبْدُ نِعْمَةً إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى، وَ

لَا يَسْتَقْبِلُ يَوْمًا مِّنْ عُمُرِهِ إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى

مِنْ أَجَلِهِ.

فَنَحْنُ أَعْوَانُ الْمُتُونِ، وَ أَنْفُسُنَا نَصَبُ

الْحُتُوفِ، فَمِنْ أَيْنَ نَرْجُوا البَقَاءَ، وَ هَذَا

اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ لَمْ يَزَفَا مِنْ شَيْءٍ شَرَفًا،

إِلَّا أَسْرَعَا الْكِرَّةَ فِي هَدْمِ مَا بَنِيَا، وَ تَفَرَّقِي